البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة البقرة

(۱۵)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے پیچھے پے در پے اپنے پیغمبر [۲۱۴] بھیجے [۲۱۵] اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (اِن سب کے بعد کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس [۲۱۶] سے اُس کی تائید

۲۱۴۔ اصل میں لفظ 'الرسل' آیا ہے۔ یہ نبوت سے آگے ایک خاص منصب کے حاملین کے لیے بھی آتا ہے اور خدا کے فرستادوں کے لیے ایک عام لفظ کے طور پر بھی۔ قرآن میں جبریلِ امین کو اسی دوسرے معنی میں 'رسول کریم' کہا گیا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ پہلے معنی میں رسول کی حیثیت بنی اسرائیل کے لیے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف حضرت مسیح کو حاصل تھی۔ اس وجہ سے یہ بالکل قطعی ہے کہ یہاں یہ لفظ دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد انبیاے بنی اسرائیل ہیں۔

۲۱۵۔ یعنی اوپر جس عہد کا ذکر ہوا ہے، اس کی یاد دہانی کے لیے پھر ہم نے تمھارے اندر سلسلۂ نبوت کو بغیر کسی انقطاع کے قائم رکھنے کا یہ اہتمام بھی کیا۔

۲۱۶۔ پرانے صحیفوں میں 'الروح القدس' سے جبریل امین مراد لیے جاتے ہیں۔

لَا تَهۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ ۫ وَفَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾

کی[۲۱۷] (تو جانتے ہو کہ ان سب کے ساتھ تمھارا رویہ کیا رہا)؟ پھر کیا یہی ہو گا کہ جب بھی (ہمارا) کوئی پیغمبر وہ باتیں لے کر تمھارے پاس آئے گا جو تمھاری خواہشوں کے خلاف ہوں گی، تو تم (اُس کے سامنے) تکبر ہی کرو گے؟ سو یہی ہوا کہ (ہمارے پیغمبروں میں سے) ایک گروہ کو تم نے جھٹلا

۲۱۷۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے لیے روح القدس کی تائید کا یہ ذکر اس لیے کیا جاتا ہے کہ اُن سے جو کھلے کھلے معجزے صادر ہوئے، یہود نے اپنی بد بختی کے باعث انھیں بدروحوں کے سردار بعلزبول کی تائید کا نتیجہ قرار دیا۔ متی باب ۱۲ میں ہے:

> ”اس وقت اس کے پاس لوگ ایک اندھے گونگے کو لائے جس میں بدروح تھی۔ اُس نے اسے اچھا کر دیا۔ چنانچہ وہ گونگا بولنے اور دیکھنے لگا اور ساری بھیڑ حیران ہو کر کہنے لگی کہ کیا یہ ابنِ داؤد ہے۔ فریسیوں نے سن کر کہا: یہ بدروحوں کے سردار بعلزبول کی مدد کے بغیر بدروحوں کو نہیں نکالتا۔ اس نے اُن کے خیالوں کو جان کر اُن سے کہا: جس بادشاہی میں پھوٹ پڑ جاتی ہے، وہ ویران ہو جاتی ہے اور جس گھر یا شہر میں پھوٹ پڑے گی، وہ قائم نہ رہے گا۔ اور اگر شیطان ہی نے شیطان کو نکالا تو وہ آپ اپنا مخالف ہو گیا۔ پھر اس کی بادشاہی کیوں کر قائم رہے گی۔ اور اگر میں بعلزبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو تمھارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں؟ پس وہی تمھارے منصف ہوں گے، لیکن اگر میں خدا کی روح کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو خدا کی بادشاہی تمھارے پاس آ پہنچی۔ یا کیوں کر کوئی آدمی کسی زور آور کے گھر گھس کر اُس کا اسباب لوٹ سکتا ہے، جب تک کہ پہلے اس زور آور کو نہ باندھ لے۔ پھر وہ اُس کا گھر لوٹ لے گا۔ جو میرے ساتھ نہیں، وہ میرے خلاف ہے۔ جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا، وہ بکھیرتا ہے۔ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائے گا، مگر جو کفر روح کے حق میں ہے، وہ معاف نہ کیا جائے گا۔ اور جو کوئی ابنِ آدم کے برخلاف کوئی بات کہے گا، تو وہ تو معاف کی جائے گی، لیکن جو کوئی روح القدس کے خلاف کوئی بات کہے گا، وہ معاف نہ کی جائے گی، نہ اس عالم میں اور نہ اُس آنے والے عالم میں۔ یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اُس کے پھل کو بھی اچھا۔ یا درخت کو بھی برا کہو اور اس کے پھل کو بھی برا، کیوں کہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔“ (۲۲-۲۳)

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾
وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ
يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا

دیااور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے —— اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) اِنھوں نے کہا: ہمارے دلوں پر غلاف ہیں [۲۱۸]۔ نہیں، بلکہ ان کے اِس کفر کے باعث اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے [۲۱۹]، اِس لیے (اب) یہ کم ہی مانیں گے۔ ۸۷-۸۸

اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) جب اللہ کی طرف سے ایک کتاب [۲۲۰] اِن کے پاس آئی، اُن پیشین گوئیوں کی تصدیق میں جو اِن کے ہاں موجود ہیں، اور اِس سے پہلے یہ (اُسی کے حوالے سے) اپنے دین کا انکار کرنے والوں کے خلاف فتح کی دعائیں مانگ رہے تھے [۲۲۱]۔ پھر جب وہ چیز ان کے پاس آئی جسے خوب پہچانے ہوئے تھے تو یہ اُس کے منکر ہو گئے۔ سو اللہ کی لعنت ہے اِن منکروں پر۔ کیا ہی

۲۱۸۔ اُن کی اس بات کا مطلب یہ تھا کہ اِس پیغمبر کی باتوں کے لیے ہمارے دل بند ہیں، اس لیے کہ ان کی باتیں ہی ایسی ہیں جو کسی معقول آدمی کے دل میں نہیں اتر سکتیں۔ اگر ان میں کچھ بھی معقولیت ہوتی تو سب سے بڑھ کر ہم انھیں قبول کرتے۔

۲۱۹۔ یعنی پیغمبر جو باتیں ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں، وہ ہرگز ایسی نہیں ہیں۔ وہ تو نہایت معقول اور دل میں اترنے والی باتیں ہیں، لیکن اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث یہ اُن کو سمجھنے اور ماننے کی صلاحیت سے محروم ہو گئے ہیں، اس لیے کفر کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اس کی پاداش میں اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے۔

۲۲۰۔ یعنی قرآنِ مجید۔

۲۲۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ مجید کے بارے میں جو پیشین گوئیاں یہود کے ہاں موجود تھیں، اُن کی بنا پر انھیں امید تھی کہ جب ان کا ظہور ہو گا تو ان کی بدبختی کے دن دور ہو جائیں گے اور ان کے دشمنوں پر انھیں فتح حاصل ہو گی۔ چنانچہ اس حوالے سے وہ فتح کی دعائیں مانگتے تھے۔

بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بَغۡیًا اَنۡ یُّنَزِّلَ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ۚ
فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ؕ وَلِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۹۰﴾

بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انھوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا[۲۲۲] کہ محض اس بات کی ضد[۲۲۳] میں کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل اتارے، یہ اُس چیز کا انکار کر دیں جو اللہ نے اتاری ہے۔ سو وہ غضب پر غضب کما لائے[۲۲۴] اور ان منکروں کے لیے بڑی ذلت کا عذاب ہے۔۸۹-۹۰

۲۲۲۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی ضد قائم رکھی اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کی کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو دوزخ کے حوالے کر رہے ہیں۔ گویا یہ ضد انھیں ایسی عزیز ہو گئی کہ اس سے انھوں نے اپنی جانوں کا مبادلہ کر لیا۔

۲۲۳۔ یعنی محض اس ضد کی بنا پر کہ یہ قرآن بنی اسمٰعیل پر کیوں اترا ہے، خود ان کے اندر کسی پیغمبر پر کیوں نہیں اترا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۲۴۔ غضب پر غضب کے معنی یہ ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے خدا کے ساتھ باندھا ہوا اپنا عہد توڑ دینے کے باعث مغضوب تو وہ پہلے ہی تھے، لیکن قرآن کے ذریعے سے جب ایک مرتبہ پھر انھیں اس عہد میں داخل ہونے کا موقع ملا اور انھوں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا تو ایک کے بعد اب وہ دوسرے غضب کے بھی مستحق ہو گئے ہیں۔

[باقی]